ماڈیول–I

نوٹس

8

# مرزا غالبؔ

## 8.1 تعارف

غالبؔ کا نام اسداللہ خاں تھا۔ مرزا لقب، نوشہ عرف۔ نجم الدولہ، دبیر الملک اور نظام جنگ خطابات تھے۔ پہلے اسدؔ اور بعد میں غالبؔ تخلص اختیار کیا۔

مرزا غالب آگرہ میں 27؍دسمبر 1798ء کو پیدا ہوئے۔ ابھی وہ پانچ برس کے ہی تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ پہلے چچا اور بعد میں نانا نے ان کی پرورش کی۔ غالب کی ابتدائی تعلیم آگرہ میں ہوئی۔ شیخ معظم کی شاگردی میں فارسی اور عربی کی تعلیم مکمل کی۔ فارسی سے خاص رغبت تھی اور شعر گوئی سے فطری مناسبت۔ لہٰذا گیارہ برس کی عمر سے شعر کہنے لگے تھے۔

13 برس کی عمر میں مرزا کی شادی امراؤ بیگم سے ہوئی۔ مرزا کی سات اولادیں ہوئیں، لیکن کوئی زندہ نہیں رہی، اس لیے انھوں نے اپنی بیوی کے بھانجے زین العابدین عارف کو گود لے لیا تھا۔

غالب کھلے ذہن کے انسان تھے۔ انسانیت ان کا مسلک تھا اور کسی فرقے یا عقیدے سے انھیں نفرت نہیں تھی۔ غالبؔ آن بان سے رہنے کے عادی تھے، مگر مالی دشواریاں مرتے دم تک گھیرے رہیں۔ پنشن کے سلسلے میں کلکتہ اور رام پور گئے۔ انھوں نے مالی دشواریوں سے نجات پانے کے لیے اپنے مکان میں امیرزادوں کو شطرنج اور چوسر کھیلنے کی اجازت دے رکھی تھی، جس کے سبب انھیں جیل بھی جانا پڑا۔

غالبؔ کی شاعری حسن و عشق کے روایتی اظہار سے آزاد ہے۔ انھوں نے اپنی شاعری میں وسعت پیدا کی۔ اس لیے غالب کے کلام میں زندگی اور کائنات کے بہت سے مسائل کی جانب اشارے ملتے ہیں۔ مرزا غالب نے عام روش سے بچنے کی کوشش کی اور نئے نئے خیالات، الفاظ، محاورات، تشبیہات اور استعاروں کی ایک نئی دنیا اپنی غزلوں

میں آبادکی۔ جدت پسندی اور خیال آفرینی ان کی شاعری کی خصوصیات ہیں۔

زندگی کے آخری دنوں میں انھیں غربت اور بیماری نے گھیر لیا تھا۔ وفات سے کئی دن پہلے ان پر بے ہوشی طاری ہوگئی تھی۔ 15/ فروری 1869ء کو (پیر کے دن) انتقال کیا۔ درگاہ حضرت نظام الدین اولیا کے نزدیک خاندانِ لوہارو کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

## 8.3 آپ کیا سیکھیں گے

اس غزل کو پڑھنے کے بعد آپ

- غزل کا مطلب بیان کر سکیں گے؛
- اشعار کی تشریح اور تحسین کر سکیں گے؛
- غالبؔ کے اسلوب بیان کے بارے میں جان سکیں گے؛
- نئے الفاظ، نئی ترکیبوں اور نئے محاوروں کا استعمال کر سکیں گے؛
- اضافت اور سہلِ ممتنع کے معانی اور مطالب بیان کر سکیں گے۔

## 8.4 اصل سبق

آیئے غزل پڑھیں۔

# غزل

کوئی اُمید بر نہیں آتی — کوئی صورت نظر نہیں آتی
موت کا ایک دن معیّن ہے — نیند کیوں رات بھر نہیں آتی
آگے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی — اب کسی بات پر نہیں آتی
ہے کچھ ایسی ہی بات جو چُپ ہوں — ورنہ کیا بات کر نہیں آتی
ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی — کچھ ہماری خبر نہیں آتی
مرتے ہیں آرزو میں مرنے کی — موت آتی ہے پر نہیں آتی

کعبے کس منہ سے جاؤ گے غالبؔ
شرم تم کو مگر نہیں آتی

بَر آنا: (محاورہ) حاصل ہونا، پورا ہونا، کامیاب ہونا
معین: طے
حالِ دل: دل کی حالت
کر: بمعنیٰ کرنا

ماڈیول–I

نوٹس

## 8.5 تشریح وتحسین

کوئی امید بر نہیں آتی
کوئی صورت نظر نہیں آتی

اس مطلع میں مایوسی کی کیفیت کا بیان کیا گیا ہے۔ یہ کیفیت کسی بھی حساس انسان کی ہوسکتی ہے۔ زندگی ایسے موڑ پر آگئی جہاں ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ کہیں سے بھی امید کی کوئی کرن نہیں پھوٹتی ہے۔ مایوسی اس قدر حاوی ہوچکی ہے، امّید کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ گئی ہے۔

## 8.6 قابل غور باتیں

مطلع کے دونوں مصرعوں میں غالبؔ نے زبان کے محاوراتی حسن کو برتنے کی کوشش کی ہے۔ غزل کی ردیف کے ذریعے شاعر نے زندگی کے مسائل کو شدت کے ساتھ اجاگر کیا ہے۔ امید کا برآنا اور صورت کا نظر آنا جیسے محاوروں کو منفی معنوں میں استعمال کرکے شاعر نے درد، محرومی، کسک، افسردگی اور اندرونی تڑپ کو نمایاں کیا ہے۔

### متن پر مبنی سوالات 8.1

کوئی اُمید بر نہیں آتی
کوئی صورت نظر نہیں آتی

1۔ اس شعر کا بنیادی تصور کیا ہے؟

(a امید کا ذکر

(b زندگی کی محرومی

(c صورت کا بیان

(d زندگی کی خوشی

2۔ غزل کی ردیف ''نہیں آتی''، کس چیز کی جانب اشارہ کرتی ہے؟

(a خوشی

(b مایوسی

(c غصّہ

(d ان میں سے کوئی نہیں

3۔ اس شعر کا دوسرا پہلو کیا ہوسکتا ہے۔ اپنی زبان میں لکھیے۔

## 8.7 تشریح و تحسین

موت کا ایک دن معین ہے
نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

اس شعر میں شاعر نے سیدھے سادھے لفظوں میں زندگی کے پیچیدہ فلسفے کو بہت کامیابی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ شاعر اپنے آپ سے سوال کرتا ہے کہ جب موت کا ایک دن طے ہے تو پھر اس کے خوف سے عام دنوں کی کیفیت کیوں تبدیل ہوگئی ہے۔ آنکھوں سے نیند کیوں رخصت ہوگئی ہے۔

## 8.8 قابل غور باتیں

اس شعر میں خود کلامی کا انداز شامل ہے۔ خود کلامی کے تصور کو ذہن میں رکھیں تو شاعر پیچیدہ مسئلے میں الجھا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ وہ اس بات کو سمجھ نہیں پاتا کہ جب موت طے شدہ وقت پہ آئے گی تو اس کے خوف نے قبل از وقت ہی زندگی کا سارا سکون کیوں چھین لیا ہے۔ رات بھر نیند کا نہ آنا صرف ایک دن کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ یہ مستقل طور پر زندگی کا حصّہ بن گیا ہے اور اس پر موت کا خوفناک تصور پوری طرح حاوی ہے۔

### متن پر مبنی سوالات 8.2

موت کا ایک دن معین ہے
نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

1۔ اس شعر میں کس کے معین ہونے کی بات کہی گئی ہے؟

a) زندگی
b) محبوب
c) موت
d) نیند

2۔ رات بھر کون نہیں آتی ہے؟

a) خوشی
b) غم
c) نیند
d) ہنسی

ماڈیول–I

نوٹس

3۔ اس شعر کا بنیادی مفہوم ہے

a) محبت

b) خوف

c) جنون

d) بے حسی

## 8.9 تشریح و تحسین

آگے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی
اب کسی بات پر نہیں آتی

اس شعر میں ماضی اور حال کے حادثات اور تجربات کو بہت ہنرمندی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ شاعر اپنی زندگی کے تجربات کا بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ پہلے تو یہ عالم تھا کہ دل کی حالت پر ہنسی آجاتی تھی، لیکن اب زندگی نے ایسی کروٹ لی ہے کہ ہنسی ہمیشہ کے لیے رخصت ہوگئی ہے۔

## 8.10 قابلِ غور باتیں

اس شعر میں شاعر نے زندگی کا فلسفہ بیان کیا ہے۔ زندگی بہ یک وقت دھوپ چھاؤں اور خوشی و غم کا مجموعہ ہے۔ ابھی اگر حالات ہمارے لیے سازگار ہیں تو اگلے ہی پل فضا پوری طرح تبدیل بھی ہوسکتی ہے۔ شاعر نے حالِ دل کی وضاحت نہیں کی ہے، لیکن دل کی حالت پر ہنسنے کا عمل زندگی کے غیر سنجیدہ رویے کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ عمل مستقل طور پر جاری نہیں رہتا۔ حالات بدلتے ہیں اور سنجیدگی زندگی پر حاوی ہوجاتی ہے۔ پھر تو ہنسی کا تصور بھی ماضی کا حصہ ہوجاتا ہے اور کسی بھی بات پر ہنسی نہ آنے کا عمل ناسازگار حالات کی شدت کو نمایاں کرتا ہے۔

### متن پر مبنی سوالات 8.3

1۔ اس شعر کا بنیادی تصور کیا ہے؟

a) خودداری

b) حالات کی ستم ظریفی

c) دیوانگی

d) سنجیدگی

2۔ حالِ دل پہ ہنسی آنے کی بات کس زمانے کی ترجمانی کرتی ہے؟

a) ماضی

b) حال

c) مستقبل

d) کسی کی بھی نہیں

3۔ اب کسی بات پر کیا نہیں آتی ہے؟

a) بے چارگی

b) لاحاصلی

c) ہنسی

d) اداسی

## 8.11 تشریح و تحسین

ہے کچھ ایسی ہی بات جو چُپ ہوں
ورنہ کیا بات کر نہیں آتی

اس شعر میں مصلحت پسندی کے تقاضے کو اشارے میں بیان کیا گیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ میری خاموشی بلاوجہ نہیں ہے۔ کوئی نہ کوئی ایسا سبب ضرور ہے، جس نے مجھے خاموش رہنے کے لیے مجبور کر دیا ہے، ورنہ میں بھی اپنی زبان کے جوہر دکھا سکتا ہوں اور اپنی باتوں سے سبھی کو قائل کر سکتا ہوں۔

## 8.12 قابل غور باتیں

یہ ''ایمائیت'' کی مثال ہے۔ جب بات کی تفصیل کو اشاروں میں اس طرح بیان کیا جائے کہ ذہن میں تصورات کا مکمل خاکہ ابھر جائے تو یہ انداز ''ایمائیت'' کہلاتا ہے۔ شاعر نے اپنے چپ رہنے کی کوئی وجہ بیان نہیں کی ہے، لیکن ہے کچھ ایسی ہی بات کا جب وہ ذکر کرتا ہے تو اسباب کا لامحدود تصور سامنے آتا ہے۔ بات کچھ بھی ہوسکتی ہے اور یہی اس کا حسن ہے۔ دونوں مصرعوں کا بنیادی لفظ بات ہے اور دونوں ہی مصرعوں میں بات کی نوعیت الگ ہے۔ پہلے مصرعے میں بات سے واقعے کی تفصیل کا تصور ابھرتا ہے، جبکہ دوسرے مصرعے میں بات، اظہار کی قوت کے طور پر ظاہر ہوتی ہے۔

### متن پر مبنی سوالات 8.4

ہے کچھ ایسی ہی بات جو چُپ ہوں
ورنہ کیا بات کر نہیں آتی

1۔ اس شعر کا بنیادی لفظ کیا ہے۔

a) چُپ

b) بات

c) ورنہ

d) کچھ

2۔ اس غزل میں ''نہیں آتی'' کیا ہے؟

a) قافیہ

b) مطلع

c) ردیف

d) مصرعہ

3۔ اس شعر کا دوسرا مطلب اپنی زبان میں لکھیے۔

## 8.13 تشریح وتحسین

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی
کچھ ہماری خبر نہیں آتی

اس شعر میں لاشعور کی پیچیدگیوں کو نمایاں کیا گیا ہے۔شاعر کہتا ہے کہ لاشعور کی راہوں پر چلتے ہوئے میری ذات ایسے مقام پر پہنچ گئی ہے کہ خود مجھے اپنی خبر نہیں ہے کہ میں کہاں ہوں اور کس حالت میں ہوں۔

## 8.14 قابل غور باتیں

غالب نے سیدھے سادے لفظوں میں انسانی نفسیات کی مختلف گرہوں کو اس شعر میں بیان کر دیا ہے۔زندگی کا ہر کام ہم شعور کی مدد سے کرتے ہیں، لیکن بہت سے کام انجانے میں ہم سے سرزد ہو جاتے ہیں اور پھر ہمیں اس کا احساس بھی نہیں ہو پاتا۔شاعر نے زندگی کی ایسی ہی منزلوں کو شعر میں ابھارنے کی کوشش کی ہے۔غالبؔ نے ''ہم'' کا صیغہ استعمال کر کے انفرادی احساس کو اجتماعی احساس میں بدل دیا ہے۔

### متن پر مبنی سوالات 8.5

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی
کچھ ہماری خبر نہیں آتی

1۔ اس شعر میں ''ہم'' کے ذریعے کیا نمایاں کیا گیا ہے؟

a) انفرادی احساس

b) اجتماعی احساس

c) دنیاوی احساس

d) ان میں سے کوئی نہیں

2۔ شعر میں کس کی خبر نہیں آنے کی بات کی گئی ہے؟

a) محبوب کی

b) دشمن کی

c) اپنے آپ کی

d) ان میں سے کوئی نہیں

3۔ شعر میں کس لفظ کے ذریعے لاشعور کی منزل کو اجاگر کیا گیا ہے؟

a) یہاں

b) جہاں

c) وہاں

d) ان میں سے کوئی نہیں

## 8.15 تشریح و تحسین

مرتے ہیں آرزو میں مرنے کی
موت آتی ہے، پر نہیں آتی

اس شعر میں زندگی کے کرب کو اجاگر کیا گیا ہے۔ شاعر نے مرنے کی آرزو میں مرنے کی بات کہی ہے۔ یعنی اس مرنے میں زندگی کی گھٹن اور تڑپ سے نجات کی ایسی خواہش شامل ہے، جو کسی طرح پوری نہیں ہو پارہی ہے۔ زندگی اتنی دشوار ہوگئی ہے کہ ہر لمحہ موت کا گمان گزرتا ہے، لیکن بنیادی طور پر موت آکر بھی نہیں آتی ہے اور بکھراؤ کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

## 8.16 قابلِ غور باتیں

غالبؔ نے زبان کے تخلیقی حسن کو شعر میں برتنے کی کوشش کی ہے، کسی کی آرزو میں مرنا، کسی چیز کو چاہے جانے اور اسے حاصل کرنے کی انتہا کو ظاہر کرتا ہے۔ شاعر نے آرزو میں مرنے کی بات تو کہی ہے، لیکن وہ بات خود مرنے

سے تعلق رکھتی ہے، یعنی مرنے کی آرزو میں مرنے کی بات ایک ایسا شعری اظہار ہے، جو اچھوتا معلوم ہوتا ہے۔ موت کو مکمل سکون سے تعبیر کیا گیا ہے، جب زندگی کی تمام تر اذیتوں سے انسان کو نجات مل جاتی ہے، لیکن شاعر ایسی موت کی صرف خواہش ہی کرسکتا ہے۔ زندگی موت کی شکل میں نمودار ہوتی ہے، لیکن موت کا مکمل سکون حاصل نہیں ہو پاتا۔

## متن پر مبنی سوالات 8.6

مرتے ہیں آرزو میں مرنے کی
موت آتی ہے پر نہیں آتی

1۔ کس کی آرزو میں مرنے کی بات کہی گئی ہے؟

a) جینے کی

b) خواہش کی

c) مرنے کی

d) ڈرنے کی

2۔ کون آکر بھی نہیں آتی ہے؟

a) زندگی

b) محبوب

c) موت

d) دشواری

3۔ اس شعر کا دوسرا مطلب اپنی زبان میں لکھیے۔

## 8.17 تشریح و تحسین

کعبے کس منہ سے جاؤ گے غالبؔ
شرم تم کو مگر نہیں آتی

اس مقطع میں غالبؔ نے اپنے اندر جھانکنے اور اپنا حقیقی جائزہ لینے کی کوشش کی ہے۔ کعبے کے ذکر میں عقیدت اور احترام کا احساس شامل ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ کعبہ جیسی مبارک جگہ پر جانے کے لیے انسان کا اچھا اور نیک ہونا بنیادی شرط ہے اور اگر کوئی اس شرط کو پورا نہیں کرتا ہے تو اسے ایسی محترم جگہ جانے کا حق نہیں پہنچتا۔

## 8.18 قابل غور باتیں

غالبؔ نے محاورے کے حسن کو مقطع میں خوبی کے ساتھ اجاگر کیا ہے۔ کس منہ سے جانے کی بات کعبے کے حوالے سے کہی جا رہی ہے۔ اس میں شدید قسم کا طنز شامل ہے، لیکن غالب نے کسی اور کے بجائے خود اپنی ذات کو طنز کا نشانہ بنایا ہے۔ دوسرے مصرعے میں شرم نہ آنے کی بات کہہ کر انسان کی بے حسی پر مزید چوٹ کی گئی ہے۔

### متن پر مبنی سوالات 8.7

کعبے کس منہ سے جاؤ گے غالبؔ
شرم تم کو مگر نہیں آتی

1۔ کس لفظ کے ذریعے یہ شعر مقطع بنا ہے؟

a) شرم
b) کعبے
c) غالب
d) منہ

2۔ شعر کا لہجہ کس طرح کا ہے؟

a) مزاحیہ
b) طنزیہ
c) شوقیہ
d) ان میں سے کوئی نہیں

3۔ لفظ ''تم'' کا مخاطب کون ہے؟

a) کعبہ
b) دنیا
c) غالب
d) منہ

## زبان کے بارے میں

اس غزل کی زبان بے حد سادہ ہے۔ غالب نے زندگی کے مسائل اور کائنات کے پیچیدہ فلسفوں کو آسان زبان

میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ تیسرے شعر کے پہلے مصرعے میں ''حالِ دل'' کا استعمال کیا گیا ہے، جو کہ اضافت ہے، اور پوری غزل میں یہی ایک اضافت ہے۔ دو الگ الگ لفظ جو بالکل مختلف معنوں میں استعمال ہوتے ہیں، انھیں اضافت یعنی زیر کے ساتھ ملا کر اس طرح ترتیب دیا جاتا ہے کہ دونوں مفاہیم ایک دوسرے سے وابستہ ہو جاتے ہیں۔

## اسلوب بیان

غالب نے اپنی بیشتر غزلوں کی طرح اس غزل میں بھی فکر اور فلسفے کو بھرپور مہارت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ پوری غزل ہمیں زندگی کے مختلف تجربوں اور پہلوؤں پر غور و فکر کے لیے مجبور کرتی ہے۔ فکر اور فلسفہ پیچیدہ انداز میں بیان نہیں ہوا ہے، جس کی بنا پر قاری اپنے لحاظ سے، اس کے الگ الگ معنی مراد لے سکتا ہے۔ اشاروں میں جو تجربات بیان کیے گئے ہیں، وہ ذاتی نوعیت کے ہوتے ہوئے بھی محض ذاتی نہیں اور ان میں کائنات کے دوسرے بہت سے مسائل کا عکس محسوس کیا جا سکتا ہے۔

## آپ نے کیا سیکھا

- غالب نے اس غزل میں خود کلامی کا انداز اختیار کر کے فکر کا پہلو پیدا کیا ہے۔
- سہلِ ممتنع شعری اظہار کا سادہ ترین پیرایہ ہے۔
- غالب نے اس غزل میں صرف ایک اضافت ''حالِ دل'' کا استعمال کیا ہے۔ اضافت کے ذریعے دو مختلف کیفیتوں کے امتزاج سے ایک نئی کیفیت پیدا کی جاتی ہے۔
- سادہ الفاظ کے استعمال کی وجہ سے غزل کے اشعار میں کوئی پیچیدگی نہیں ہے۔
- غزل کا ہر شعر ہمیں زندگی اور کائنات کے مختلف پہلوؤں پر غور و فکر کے لیے مجبور کرتا ہے۔

## مزید مطالعہ

1۔ اس غزل کو زبانی یاد کیجیے۔
2۔ دیوان غالب کا مطالعہ کیجیے اور اگر کوئی غزل یا شعر آپ کو پسند آئے تو اسے اپنی کاپی پر لکھیے اور دوستوں کو سنائیے۔
3۔ اس غزل کے قافیوں کو ایک جگہ لکھیے اور اس سے ملتے جلتے دوسرے الفاظ بھی تلاش کیجیے۔
4۔ غالب کے حالات اور ان کی شاعری پر کوئی کتاب پڑھیے۔
5۔ غالب کی زندگی پر بنی کوئی ویڈیو فلم اگر مل جائے تو اسے ضرور دیکھیے۔

ماڈیول–I

نوٹس

## اختتامی سوالات

1۔ ہر شعر کا مطلب اپنے الفاظ میں لکھیے۔
2۔ شاعر کی زبان اور اسلوب کے بارے میں اپنی رائے لکھیے۔
3۔ پوری غزل میں جو اشعار آپ کو پسند آئے ہوں، انھیں کاپی پر لکھیے اور پسند کی وجہ بتائیے۔
4۔ اضافت کی تعریف کیجیے اور مثالیں دیجیے۔
5۔ قافیہ اور ردیف کی تعریف لکھیے اور مثالیں دیجیے۔
6۔ غیر مردّف غزل اور غزلِ مسلسل سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجیے۔
7۔ مطلع اور مقطع کی تعریف لکھیے اور مثالیں دیجیے۔

## متن پر مبنی سوالات کے جوابات

**8.1**

1 (b)    2 (b)

**8.2**

1 (c)    2 (c)    3 (b)

**8.3**

1 (b)    2 (a)    3 (c)

**8.4**

1 (b)    2 (c)

**8.5**

1 (c)    2 (c)    3 (c)

**8.6**

1 (c)    2 (c)

**8.7**

1 (c)    2 (b)    3 (c)